1050 ـ رات كو محفل موسيقى منعقد كرنا

سوال

بعض علاقوں اور شہروں ميں گانے بجانے اور موسيقى كى محفليں اور ادبى مجلسوں ميں مختلف قسم كے ڈراموں كى محفليں سجائى جاتى ہيں جس ميں ملكى اور غير ملكى ساز اور موسيقى بجائى جاتى ہے، اور ہر جگہ سے فنكار اور اداكار بلائے جاتے ہيں، اور بعض اوقات اس ميں داخلہ ٹكٹ اور بعض اوقات بغير ٹكٹ ہوتا ہے.
جناب والا سوال يہ ہے كہ:
اس طرح كى شاميں اور محفليں سجانے اور تفريح كے ليے وہاں جا كر ان محفلوں كو ديكھنے اور سننے كا حكم كيا ہے ؟
اور كيا ميں اس طرح كى محفلوں ميں ملى نغميں گانے كے ليے شريك ہو سكتا ہوں ؟
اس معاملہ ميں ہم مشكل سے دوچار ہيں كيونكہ كچھ لوگوں كا كہنا ہے كہ اس طرح كى محفليں منعقد كرنا اور اس ميں شركت كرنے ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ يہ تفريح كى ايك قسم ہے، اور بعض لوگ كہتے ہيں كہ يہ حرام ہے، اس ليے آپ اس سلسلہ ميں فتوى دے كر عند اللہ ماجور ہوں، اللہ تعالى آپ كو بركت سے نوازے، اور آپ سے اسلام كو نفع پہنچائے.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

سب افراد كو چاہيے كہ وہ اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتے ہوئے اپنے پوشيدہ اور ظاہرى امور ميں اللہ تعالى كے مراقبہ كا خيال كريں، انہيں علم ہونا چاہيے كہ اللہ تعالى پر زمين و آسمان كى كوئى چيز مخفى نہيں.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور تم زاد راہ حاصل كروں اور سب سے بہتر زاد راہ تقوى ہے، اور اے عقلمندو تم ميرا تقوى اختيار كرو.

يعنى اے عقل و دانش ركھنے اور زندہ دل ركھنے والو تم سب اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو، اور اللہ تعالى كو راضى كرنے والے اعمال كرو جس كا نفع دنيا و آخرت ميں تمہيں ہى ملے گا، ليكن جو عقل و دانش نہيں ركھتے وہ لوگ اپنى عقلوں اور ہمت كو اللہ تعالى كے غضب والے كاموں ميں صرف كرتے ہيں.

سائل نے جن محفلوں كے متعلق دريافت كيا ہے جن ميں ہر جگہ سے فنكار اور موسيقار اور اداكار بلائے جاتے ہيں،

جن میں ٹکٹ اور بغیر ٹکٹ داخلہ ملتا ہے، ان سب محافل میں شریك ہونا، یا انہیں دیکھنا، یا اس میں تعاون و تائید کرنا، یہ سب کچھ حرام ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں، تا کہ بغیر کسی علم کے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکیں، اور اسے مذاق بنائیں، انہیں لوگوں کے لیے ذلت ناك عذاب ہے لقمان (6)

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما قسم اٹھایا کرتے تھے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے.

اور بلا شك و شبہ یہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا، اور اوقات کو قتل اور ضائع کرکے لوگوں کو اللہ کی راہ سے ہٹانا ہے.

ابو عامر اور ابن مالك اشعری رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کر لینگے "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

زنا، ریشم، شراب، اور گانا بجانا حلال کرنے کا معنی یہ ہے کہ: اصل میں یہ سب چیزیں حرام ہیں، اور کلمہ " لیکونن " یعنی میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہونگے " سے پتہ چلتا ہے کہ یہ چیز مستقل میں ہوگی تو اس طرح معنی یہ ہوا کہ: اس امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو اپنے لیے زنا اور ریشم اور گانا بجانا حلال اور مباح کر لینگے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا ثابت ہے کہ:

" اس امت میں خسف و قذف اور مسخ ہوگا، تو ایك شخص کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کب ہوگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

" جب شراب نوشی کی جانے لگے گی اور لوگ گانے والی لونڈیاں رکھیں گے، اور گانا بجانا شروع کر دینگے "

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ سب انجام اور سزائیں کسی حرام کام کی بنا پر ہی ہوتی ہیں، بلکہ کسی کبیرہ گناہ

کی پاداش میں دی جاتی ہیں، ولا حول و لاقوۃ الا باللہ.

متقدمین علماء کرام ـ مثلا امام احمد ـ نے بیان کیا ہے کہ آلات لہو ولعب یعنی گانے بجانے کے آلات مثلا گٹار اور بانسری وغیرہ یہ سب کچھ حرام ہیں، تو اس دور میں پائے جانے والےموسیقی کے آلات تو بدرجہ اولی حرام ہونگے کیونکہ یہ اس دور کے آلات سے زیادہ پرفتن ہیں.

اس بنا پر اس طرح کی موسیقی کی محافل سجانا حرام ہیں، ان محافل کو منعقد کرنے والوں کو اللہ سے ڈرتے ہوئے اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے اور اسی طرح بچوں کے سربراہان اور والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اس طرح کی محفلوں میں بچوں اور اپنے اہل و عیال کو مت لے جائیں، اور نہ ہی خود شریک ہوں.

انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایسا کرنے سے گنہگار ہو رہے ہیں اور انہیں کل قیامت کے روز اس فعل کے متعلق جوابدہ بھی ہونا ہوگا، اور انہیں یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ تفریح اور نفسی راحت صرف اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اللہ کی کتاب قرآن مجید اور سنت نبویہ کو حفظ کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے، اور روزہ رکھنے اور نماز کی پابندی کرنے اور حرمین شریفین کی زیارت کرنے، اور جہاد فی سبیل اللہ، اور اللہ تعالی کی دین کی نشرواشاعت کرنے، اور دوسرے نیکی و بھلائی کے کاموں میں ہی ہے.

جیسا کہ نفس کو راحت اور تفریح ان امور سے حاصل ہوتی ہے جو مباح کام ہیں، مثلا تیراکی سیکھنا، اور نشانہ بازی کرنا، اور گھڑ سواری کرنا، اور اسی طرح سمندر پر سواری کرنا، اور پارک یا دوسری تفریح گاہوں میں جانے سے حاصل ہوتی ہے.

لیکن ان جگہوں میں جانے میں بھی اسلامی آداب کا خیال کرنا ہو گا اور اخلاق فاضلہ اپنانا ہونگے.

اللہ تعالی سب کو خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہمیں اپنی ناراضگی اور عذاب والے کام کرنے سے محفوظ رکھے.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنےوالا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.